

شرح قیمت اخبار
والیان بریاست سے سالان
روپا و جایر دامان سے
عام خریداران سے
” ” ششماہی
مالک غیر سے سالان ۱۰ لشک
أجرت اشتہارات
فیصلہ
بذریع خط و کتابت ہو سکتا ہے
جلد خط و کتابت و ارسال زرہ بام
غیر اخبارِ الحدیث امرتہ ہونی چاہئے
مالک اخبار
مولانا ابوالوفاء شاہ اللہ (مولوی ذاصل)



- آخر اخبار و مقاصد**
- ۱، دین اسلام اور دنست بھی علیہ اسلام کی اشاعت کرتا۔
 - ۲، مسلمانوں کی ہموما اور ہمیشیوں کی خصوصیاتی و دینی خدمات کرتا۔
 - ۳، گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی تکمیل کرتا۔

قواعد و صنوا بطر

 - ۱، قیمت بہر حال پیش کی آن چاہئے۔
 - ۲، جواب کیلئے جوابی کامرا بائکت آنا چاہئے۔
 - ۳، مضمون مرسلہ بشرط اپنے مفت درج ہونے اور ناپس محفوظاً ک آنسے پرواپس۔
 - ۴، جس مراسلات نوٹ بیجا چیز کا وہ ہرگز واپس دھوگا۔
 - ۵، سرگز داک اور خطوط واپس ہونے۔

امرتہ۔ ۱۶ شوال المکرم ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۳۔ اپریل ۱۹۱۶ء یوم جمعۃ المبارک

کے پیچے مقتنی سورہ فاتحہ پڑھے اور آئین نور سے کہ کہ نہیں لا صلوٰۃ لا بفاتحہ الکتاب صحیح حدیث کا مطلب کیا ہے اور اس سے کیا مسئلہ سمجھا گیا۔ بینوا توجہ دا۔

(محمد قمر الدین غفرلہ ،

الجواب و منہ الصواب
چونکہ امام کی قرأت مقتدی کیلئے کافی ہے فاتحہ پڑھنا واجب نہیں۔ اور اگر جبہی نمازیں امام کے سکنات میں پڑھ دیا تو اسیہ ثواب ہے۔ سری نمازیں نہ پڑھتے۔

حدیث مذکورہ فی السوال کا مطلب یہ ہے کہ امام اور منفرد کیلئے فاتحہ پڑھنا واجب ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک مقلد کیلئے امام کا قول جو معتبر و مستند کتاب میں ہو نقل کر دینا کافی ہے۔ (ص)

الحدیث امنہ فاتحہ خلف امام میں قائمین میں

مولوی شاراح صاحب کانیتی کا فتاویٰ

فاتحہ خلف امام پڑھنا ثواب ہے
ہمارے ناظرین مولوی شاراح صاحب کانیتی
حال مقیم آگرہ کو بیانتے ہوئے کہ آپ پونک بربادی خال
کے بڑے موئیہ ہیں اسلئے اہل حدیث بلکہ دیوبندی
حیالات کے حنفی برادران پر بھی بڑی سختی سے نعمت
فریا کرتے ہیں۔ کبھی کسی شکل میں کبھی کسی صورت میں
ان کے حق میں کوئی نہ کوئی فتویٰ لکاتے ہیں۔
ہیں۔ مجھے آپ کا ایک منصر سارسال ملا جو کسی قمراللہین
کے نام سے شائع ہے۔ اس رسال میں آپ نے
مسئلہ فاتحہ خلف امام کا جواب لکا ہے۔ آج ہم اُسی
کی بابت یہ مختصر راز نہ کھوئے ہیں۔

سوال ہے کیا فرماتے ہیں علماء دین کا امام

فہرست مضمومین

- ۱، مولوی شاراح صاحب کانیتی کا فتویٰ ص ۱۔۲
- ۲، چند استفسارات .. ص ۲
- ۳، تاریخ الحدیث .. ص ۳
- ۴، جماعت اور علماء الحدیث سے سوال ص ۵۔۶
- ۵، بخدمت قرن الشیطان .. ص ۷۔۸
- ۶، آری مسافر بہلی کی راستگاری ص ۹۔۱۰
- ۷، میں سچا کس کو کہوں؟ (قادیانی مسٹر) ص ۱۰۔۱۱
- ۸، خلافت راشدہ .. ص ۱۱۔۱۲
- ۹، بیکیب و غریب فاضل عربی ص ۱۲۔۱۳
- ۱۰، مسجد حبیبان لاہور میں مزدی افراد ص ۱۳۔۱۴
- ۱۱، نظر .. ص ۱۴۔۱۵
- ۱۲، فتاویٰ .. ص ۱۵۔۱۶
- ۱۳، مکمل مطلع .. ص ۱۶۔۱۷
- ۱۴، متفقہات .. ص ۱۷۔۱۸
- ۱۵، انتیاب الاخبار .. ص ۱۸۔۱۹

صاحبہ نے آیت قرآن کا مطالبہ کیا۔ حالانکہ آیت را انما جنہاں الدین پیغام بون اللہ در رسولہ انہی صاف قتل مرتد کے متعلق آچکی ہے۔ اور گہار کے جہاد پر پھر بحث ہو گئی۔ پہلے قتل مرتد کا باغوت آپ قرآن سو دیں۔ اسی قیل و قال میں وقت گز گیا۔ (صلوٰ)

اہلی ریش بھائیو! غیرت ایمانی سے کام واودرتباً کر کہ ہمارا دعویٰ کہاں کٹ ثابت ہے کہ ”چینیاں دالی مسجد میں مژاٹیت کا انتہی پہنچ رہا ہے۔“

یقین جانو کر۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ اپریل کو جو جلد مسجد چینیاں میں کر کے مجھے برا بھلا کہا گیا وہ اسی غصہ کا بد لہے جو میں نے مولوی اسماعیل سے

دل مولوی عبد الواحد ماحب غزنوی کے خلاف مثار امرتسریں مژاٹیت کا اثر پھیلنے کی مخالفت کی تھی۔ بھائیو! واقعات تمہارے سامنے ہیں اب جو تم پاہوں فیصلہ کر دے من نگویم کا اس مکن آنکن فرض خوبیں دکا پر حملہ مکن۔

(ابوالوفاء امرتسری صافر جاز)

منظوم

دیکھ پھیلانا ہے کل دنیا میں اسلام ابھی اُنھمکر باندھ کہ باقی ہے بہت کام ابھی ساقیاً اُنھے! کہ نہیں وقت ہے آرام کا یہہ ہیں پلا فے مسٹے وحدت کے بہت جام ابھی دیکھ! اُشا اپنی نظر خواب سے ہو کر بیدار کہ بر سنبھے ہے کف کفر میں صمصام ابھی اس طرف ریف کی جنگ۔ ٹرکی ہی تیار اُدھر ہے تناظم میں بھنسی مملکت شام ابھی ہے یہ کفار کی خواہش کہ مٹا دیں اسلام اور عفلقت میں ہے یہ مسلم نا کام ابھی سے زاب باقی تھیت۔ نہیں غیرت۔ نہ رُپ یروج پھبو تو ہے باقی فقط اک نام ابھی اپہ بھی ہے یہ متناک رس بہند و بنگائیں تاک سر راج کا ہو جائے سر انجمام ابھی حق برستی کی بُگھے۔ قوم پرستی کو نہے اور سنجائے جو کچھ باقی ہے اسلام ابھی ہم مسلمانوں سے کہتے ہیں۔ خدارا جا گو! فتح آتا ہے نظر ہم کو نہیں

اور ہمارے بھائی ہیں) صحیح ہے؟ **دوسری شہادت** | یہ دہ شاہہ ہے جس کو میں نے آیت قرآن کے ماعت محرکا شاہہ کہا ہے۔ اس سے مراد میری اخبار اہلسنت والجماعت امرتسر ہے جو غزوی خاندان کا گویا آرگن ہے جو کا اڈیٹر غزوی خاندان اور ان کے اتباع میں مقبول ہے یعنی مولوی حکیم ابو تراب عبد الحق۔ اس اخبار اور اسکے اڈیٹر کی حیثیت جانش کے ناظرین ٹھیں۔ اس اخبار میں اس مجلس کی گفتگو چھپی ہے جو کی گفتگو پیغام نے شائع کی ہے۔ اسکے الفاظ یہ ہیں۔

”من بعد غاز عشاء، بچے شب کے سارچ میں پہنچا تو مسلمان افقار یہ صاحبان سے مکان باللب تھا۔ مولوی اسماعیل صاحب و مولوی داؤڈ صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ مباحثہ کے وقت مولوی اسماعیل صاحب نے کہا کہ گذشتہ جلسیں آریہ مظاہر نے کہا تھا کہ قتل مرتد کا ثبوت قرآن مجید سے ہے۔ میں نے کہا تھا کہ بتائیے کوئی کیتی ہے۔ لہذا آج بھی اس امر کا مطالبہ ہے کہ قرآن مجید سے ثبوت دیدیں۔ آریہ مظاہر نے کہا کہ افغانستان کے بادشاہ اور علماء نے قتل مرتد کا فتوسے دیا۔ اور قادریانی مرتد کو قتل کیا گیا اور علماء دیوبند وغیرہ نے انکی تائید کی۔ کیا انہوں نے خلاف قرآن کیا؟ اسپر مولوی اسماعیل صاحب نے کہا کہ امیر افغانستان نہ فیصل جوت نہیں ہے۔ میں مژاٹیوں کو مسلمان جانتا ہوں۔

اس پر میں نے مولوی داؤڈ صاحب کو کہا کہ آپ مولوی اسماعیل کو سمجھا دیں کہ وہ مژاٹیوں کی نسبت ایسا ایوس کہتے ہیں۔ کیا ان کو علم ہو گیا ہے کہ مژاٹیوں نے توبہ کر لی ہے۔ اور مژاٹا صاحب کو بنی اسرائیل سو عود وغیرہ ماننے سے انکا رکر دیا ہے جب آریہ مظاہر نے مژاٹیوں کے مسلمان بوسنے کو متعلق سوال پر نہ کیا تو خواہ مخواہ انکی نسبت اس مجمع میں غلط رائے کیوں ظاہر کرتے ہیں۔ اس سی یہ کہ خود مژاٹا صاحب ہی کی جبارات قتل مرتد کے متعلق پیش کیجوں میں مجھے بولنے دیں ہو لوی اسماعیل صاحب کو جاہے کہ اریوس کے مقابلہ پر اُن کھڑی ہوئے ہیں تو اپنی سنت و جماعت والہ محدث کے مطابق جواب ہے اریہ مظاہر نے پھر اہلکا جواب دیا۔ اسکے بعد پھر مولوی اسماعیل

اسماعیل کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ اب تو بیاناتک ذہب تہجی گئی ہے کہ مژاٹیوں کے جلے کرائے جاتے ہیں۔ انا اللہ۔ تم فوراً لا ہو رجھے اُدُّ ۔ اب تو بیس وہ باتیں جن کا ثبوت زبانی ہے۔ مطبوعہ تحریر ناظرین کے سامنے رکھے دیتے ہیں تاکہ ناظرین خاصگی غیر تند اہل حدیث ان واقعات پر غور کریں۔

مولوی اسماعیل غزوی نے قتل مرتد پر آریوں سے مبارہ مقرر کیا اور اس کا مکملہ لامہ لامہ مژاٹیوں سے مدد مانگی کہ مدد کر آپ لوگ کتابوں اور آدیسوں سے مدد دیں۔ چنانچہ یہ خط لامہ لامہ مولوی اسماعیل عز و نجہ جب سورہ ۱۲۔ دسمبر ۱۹۷۵ء کے ص ۳ کالم ۳ پر درج ہوا ہے اسی ضمن میں یہ بھی ذکر ہے کہ مولوی اسماعیل عز و نجہ جب مژاٹی مظاہر دو نیکر جلد گاہ میں گئے تو آریوں نے کہا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں۔ پیغام صلح لکھا ہے۔

اس کے جواب میں مولانا محمد اسماعیل صاحب نے فرمایا آپ لوگ اب تنکوں کا سہارا لے بے ہیں اور اصل بات سے بہت دور بھائنا چاہتے ہیں۔ مگر سن لوکہم آپ کے ان تنکوں کو بھی نوڑ کے رکھے دیتے ہیں۔ اور ہم اعلان کرتے ہیں کہ احمدی بھائی مژاٹ دہنیوں کا قریبی بلکہ مکے سلمان ہیں وہ ہمارے (عز و نجہ تھے؟) بھائی ہیں۔ ان کا شمار مسلمانوں میں کیا جاتا ہے میں نے (آل پارسیز) کالفنرنس کے ایام میں بھی کامل دلگھٹے تقریر کر کے اس بات کو صاف کیا تھا اور بتایا تھا کہ احمدی ہمارے بھائی اور پہنچے مسلمان ہیں۔ وہ اشاعت اسلام میں ہم سب سی پیش ہیش حصہ لے رہی ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم انہیں مسلمان نہ سمجھیں۔

(پیغام ۱۲۔ دسمبر ۱۹۷۵ء مولہ مفت) **مسجد ہمنیاں کے نمازو!** ذرہ اپنی غیرت ایمانی سے کام لا دار پتے امام مولوی عبد الواحد صاحب غزوی سے پوچھو کہ ان کے صاحبزادہ کا یہ فتوسے (کہ احمدی پہنچے مسلمان

اراضی ہندوستان کے ایک فنکوں کی برابر مشکل سے ہو گئے۔ اور اسی طرح آبادی بھی کم ہے سوائے تین چار شہروں کے اور کوئی نامور شہر بھی نہیں ہے اور جو شہر ہیں ان میں بانی کی بعض میں توازن تکمیل ہے۔ شلاد جدہ میں۔ اور اگر سلاطین آل عثمان کو دہلی روانیہ خرچ نہ کرتے تو مکہ مکران بھی اُنہی شہروں میں تھا۔ باشندگان اس ملک کے عموماً بے علم ہیں جنکو سیاسی واقفیت قطعاً نہیں ہے۔ اور سوائے قرآن شریف کے دوسری کتاب بہت کم پڑھتے ہوئے ہیں۔ جنگجوی اُن کا مرغوب پیشہ ہے۔

جواب من! ایسے لوگوں کے ہاتھ میں جمہوری حکومت کی بگ و نیا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ عالم اسلامی کے داسٹے کیا مفید ہو سکتا ہے۔ اور وہ اس بے زدی اور وحشت کی حالت میں اپنے اس مغلس ملک کو دست بُرد اغیار اور ترقی یافتہ قوموں کے حلبوں سے کو طرح بجا سکتے ہیں۔ جبکہ ہوا الی جہاز چیزوں کی طرح ہر جگہ منتلاطے پھرتے ہیں۔ اور ہم لوگوں کی بد دلت سونتے اور چاندی کی نہریں ہر طرف ہر ہی ہیں کہ اچھے اچھوں کے ہنہہ میں پانی بھرا آتا ہے۔ کہ بعد از دیدن شہرگز نہ ماند وجود بار سامان راست کیے۔

مختصر یہ ہے کہ میں جواب کی اس رائے سے پورااتفاق کرتا ہوں کہ ہم لوگ جب اپنے ملک کا خود انتظام نہیں کر سکتے تو دوسروں کو راستہ بتانا عقل کے خلاف ہے:-

ضروری اہدایات

برادران نک! السلام علیکم۔ حضرت مولانا المکرم سردار اہل حدیث مذکون نے اپنے سفر حج کی ایام تک اخبارِ حدیث کی نگرانی کا بارگراں محمد عاجز کے ذمہ دالا ہے۔ آب صاحبان کو میری قلت فرست اور کثرت اشغال کا عذر کسی قدر ضرر ہو گا۔ اب اخبار کے مفاہیں کی نگرانی اُس پر اور اضافہ ہو گئی۔

اس کے ساتھ ایک اور امر بھی آپ پرداز فوج پر کمیر سے ایک شاگرد رشید مولوی ابوالخیر محمد اسماعیل

ٹاؤن سوسائٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اور دوسرے ہر بنس پورہ روپوں سے اسٹینشن کے متصل ہے۔ یہ خبر نہایت سرّت کا موجب ہو گی کہ سنج دیلی پراجیکٹ کی تکمیل پر جب پانی میسر ہو سکیگا تو نوآبادیوں میں تین نئے جنگلوں کی طرح ڈالی جائیگی۔ زمینداروں کی بیویوں میں اس امر کی مقتضی ہے کہ ہر ایک نہری نوآبادی کے ساتھ ہی ایک جنگل بھی ہو۔ ہر قسم کی غائیگی، تمدنی، اقتصادی اور صنعتی ضروریات کیلئے لکڑی ناگزیر ہے۔ علاوہ ازیں قحط اور خشک سالی کے دوران میں جب مال مویشی کیلئے گھاس کا چارہ نہیں رہتا۔ درختوں کے پتے اور جنگلی گھاس اُن کے کام آتی ہے۔ اور بارہاں کی جانیں بچانے کا موجب ہوئی ہی طاعون، رہیضنا۔ الفلومنزرا جیسے متعدد اراضی پھیل جائیں اور لوگوں کو میداں میں جھونپڑیاں بنانے کی ضرورت ہو تو اُن کیلئے کامی، سرکنڈہ اور ویگر ضروری مال جنگل سے چیلیا ہو سکتا ہے۔ سنج دیلی پراجیکٹ میں زمین کھو دنے کیلئے جو اوزار کام آتے ہیں اُن کے دستوں کیلئے شہتوں ایسی ہلکی لکڑی کی ضرورت ہے اور اس ضرورت کو چھانگا مانگا کے جنگل نے پورا کر دیا ہے۔

اس قسم کے جنگلوں کا ایک اور فائدہ یہ ہے کہ بر سات کے موسم میں جب دریا طعمیاں پر آتے ہیں تو اُن کا پانی درختوں کی سیرابی کیلئے کام آتا ہے اس کے علاوہ جنگل کثیر آبادی کا ذریعہ معاش ہیں۔ گذشتہ دس سال میں چھانگا مانگا کے جنگل پر ۱۸۲۲۰۰ روپے سے بزرج آئے۔ اور اس سے ۳۰۰۰ روپے آئندنی ہوئی یعنی اصل منافع ۱۸۲۹۰۰ روپے ہوا:-

کوالٹ حجاز

راز جواب حاجی یونس خان صاحب طائفی رئیس (ٹاؤنی) مولانا! ملک حجاز ایک بالکل غیر آباد اور بے آب و گیا۔ قطعہ ملک ہے جہاں بعض مقامات پر میں بیس کو س تک پانی نہیں ملتا۔ قابل فروض زین نظر آتی ہے۔ میرے خیال میں کل ملک حجاز کی معاملہ ہو جائیں گے۔ لاپور کے قریب بھی دچھوئے جنگل تیار ہو رہے ہیں۔ ایک کوت لکھپت میں جو ماڈل

ملکی مطلع

گندم اور کیاس کی فصلوں کی مقابلہ میں جنگلوں کی اہمیت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

دیہاتی اور فصبابی زندگی کیلئے جنگلوں کی اہمیت کا اندازہ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔ صنعتی کارخانوں اور مکانات کے علاوہ زندگی کے ہر شعبے میں لکڑی کو بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ زمیندار کا ہل، سہاگ، چکلہ، بیلنا، بھانی، ہر قسم کا چکڑا اور غائیگی ضروریات کی صد ہا پھیزیں ششم اور شہتوں سے بنی ہیں۔ آرائشی سامان میز کر سی، چار پالی، کھیلنے کا سامان ہاکی، ٹینس، اور کرٹ کے بیت شہتوں کے رہیں منت ہیں۔ ہر سال چھانگا مانگا کے جنگل میں اسقدر لکڑی پیدا ہوتی ہے کہ اگر پارچ خفت لمبے ٹکٹے پارچ خفت کی بلندی تک چن دئے جائیں تو ان سے دس میل رقبہ زمین ڈھان پا جاسکتا ہے۔ ان میں سے کچھ لکڑی تو سرکاری اور غیر سرکاری کارخانوں کے کام آتی ہے اور اُس کا بیشتر حصہ شہروں میں اینہیں اور مختلف اغراہن کے لئے برآمد کیا جاتا ہے۔ آب محکمہ جنگلات اس کو شش میں ہے کہ ہر ایک نہری نوآبادی کے ساتھ ہی ایک جنگل بھی لمحٰ کر دے تاکہ لکڑی کیلئے نوآبادیوں کی ضروریات مقایی طور پر پوری ہو سکیں۔

سنج دیلی پراجیکٹ میں نئی پنجاب میں اس جنگلوں کی نشوونما کا انتظام وقت نین ٹرے جنگل تیار ہو رہی ہیں۔ چیچا وطنی اور خانیوال۔ لوٹ باری دو آب میں اور ڈپھرا پر اور لوٹ جبلہ کی نوآبادیوں کے درمیان ان کا مجموعی رقبہ اکیس ہزار ایکڑ یعنی پچاس میل مربع کے قریب ہے۔ یہند سالوں کے اندر بالکل مکمل ہو جائیں گے۔ لاپور کے قریب بھی دچھوئے جنگل تیار ہو رہے ہیں۔ ایک کوت لکھپت میں جو ماڈل

بھراہیں۔ مثلاً مولوی محمد صاحب
دہلوی۔ اور مولوی ابوالقاسم صاحب
بشاری اور مولوی نوصین صاحب
گرجاکی۔ اسلئے بھی مناسب ہے
کہ جماعت اہل حدیث اس عرصہ میں
جیسے اور منافر سے نہ کرے۔ اور
اگر دیگر لوگ چھپیر خانی کریں تو تائیں
تو بنایت متاثرت اور سخنیگی سے
کسی معقول بات کا جواب دیکر عذر
کر دیا کریں کہ تم اپنے سروار صاحب
سمو اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی با
مقرر نہیں کر سکتے، وہ بخیریت نشریف
لائیں گے تو شوق پورا کر دینا۔ اور غیر
معقول بات کو نہ کر دیا تیریت قرآنی
(وَاذَا سَمِعُوا الْغَوَاعِضَ نَصَّا هُنَّا
قَالُوا لَنَا اعْمَالُنَا دُلَكْمَاءِ الْكَمْ
لَيْسَنِي جَبْ يَهُوْدَه بَاتْ سَنْتَهِنِیْ تَوَسُّ
سَنْهَبْهْ بَحْسِرْلَیتْهِنِیْ اور (أَنْ يَهُوْدَه
مُؤْذُنَوْنَ كُوْهْنَهْ مِنْهِنِیْزِ))

پر عمل کیا کریں۔ اور کسی کے طون و تشنج
کا ہرگز لحاظ نہ کیا کریں کیونکہ طعن و
تشنج سے بچنے کیلئے چند بات پر جواہر
پڑتا ہے اسیں لفایت آجائی ہے
اور یہ اخلاص کے منافی ہے۔ پس
جماعت کو لازم ہے کہ برداری اور
برداشت کی عادت بنائیں کہ یہ جی
سنن انبیاء علیہم السلام میں کہہ
رہے ہیں (۳) تامہ نکار اور ممنون نویں
اعجاب چند باتیں مہروری طور پر بخوبی

کی مقام کے درست کوئی مناظرہ یا جاہل میرے شورہ اور اجازت کے بغیر مقر کریں
تو میں اس کا ذمہ دار نہ ہوں گا۔
۲) چونکہ حضرت مولانا کے اس سفر حجہ میں دیگر بہت سی علماء اہل حدیث بھی آپکے

صاحب جو گرانوال میں مدینہ
اہل حدیث کے مدرس اول اور جماعت
اہل حدیث کے روح روان تجوہ وہ
بھی حضرت مولانا المعظم کے ساتھ
حج کو جاتے ہیں۔ جماعت اہل حدیث
گرانوال نے جن کوئی اپنے خیال
اطاعت دکار کر دی گی میں دیگر مقامات
کی اہل حدیث جماعتوں پر ترجیح دیتا
ہوں۔ انہوں نے مجھ سے چاہا
کہ مولوی محمد اسماعیل صاحب کی
غیر عاضری میں گرانوال میں بھی قیام
کیا کر دی تاکہ گرانوال کی روشنیاتی
مدد ہے۔ امرستہ اور گرانوال کی
سفرائشوں کی قبولیت تو امرستہ
اور گرانوال کی وجہ سے تھی اور
سیالکوٹ میں خود ہوں۔ اسلئے
سیالکوٹ کو بھی فراموش نہیں کر سکتے
اور چونکہ امرستہ کے سفر کیلئے لاہور
راستے میں پڑتا ہے اسلئے لاہور کی
جماعت اہل حدیث کی بھی خواہش
ہے کہ امرستہ کو جاتے یاد ہاں سو
آتے ہوئے یہاں بھی کوئی تقریر
ہو جایا کرے۔ تاکہ لاہور میں کوئی
جامع اہل حدیث عالم نہ ہونے کی
وجہ سے جماعت میں جوانہ نشادیدی
ہو رہی ہے اس کا تاریک ہو جائے
پس سیالکوٹ۔ گرانوال۔
لاہور اور امرستہ چار مقامات میں
گشت لگاتے رہئے اور اپنے دیگر
مشاغل کے ہوتے ہوئے میں
مناظرہ اور جلسوں
میں شریک نہیں ہو سکوں گا۔ اگر

”سِلَكْ فَرَوْارِدُ“

یعنی دہربایات و نظم جو ۱۸۔ اپریل کو بر موقعہ اُدھریں حضرت مولانا صاحب سردار اہل حدیث پڑھ گئیں
بشاری اور مولوی نوصین صاحب
گرجاکی۔ اسلئے بھی مناسب ہے
کہ جماعت اہل حدیث اس عرصہ میں
جیسے اور منافر سے نہ کرے۔ اور
اگر دیگر لوگ چھپیر خانی کریں تو تائیں
تو بنایت متاثرت اور سخنیگی سے
کسی معقول بات کا جواب دیکر عذر
کر دیا کریں کہ تم اپنے سروار صاحب
سمو اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی با
مقرر نہیں کر سکتے، وہ بخیریت نشریف
لائیں گے تو شوق پورا کر دینا۔ اور غیر
معقول بات کو نہ کر دیا تیریت قرآنی
بدل چوں بر اتفاقوا الحج و العِمَّ شدی عامل
ہزار دسہ صد و چھل دچھار از ہجرت کامل

از جناب میر کرامت اللہ صاحب میر امرستہ

ہمیشہ حامی کارت ثناء اللہ حمد ابادا
بال خصت حج میر صوری معنوی آمد

از جناب منشی عبد الرحمن صاحب شمس منانی امرستہ

بوالوفا شد پے مناسک حج
عاصم میزد بثوق در ایں راه
جندا مر جما چنیں سفرے

نُظُم

ہر لب پہ خوشی کا تزانہ حجاز میں
اعدادا کا کچھ چلانہ بہانہ حجاز میں
رحمت کا کھل گیا ہے خزانہ حجاز میں
ہوگا ملامتوں کا ثانی حجاز میں
ستانتا ہے کون اُس کافانہ حجاز میں
ہے عہد اولیں کا زمانہ حجاز میں
مٹی میں مل گئے ہیں خصومت کا تھک
بے خوف ہو کے شمس چلوح کیواستے
ہے امن و غافیت کا زمانہ حجاز میں

ابن سعود کا ہے زمانہ حجاز میں
صد شکر فکر درج کا سانشان نکل گیا
دو ٹینگے ذوق دشوق سو ایکڑ زبان حج
ابن سعود کی جو کریکا مخالفت
بے فائده امیر علی کا ہے تذکرہ
غازی کی مخلصانہ مسامی سے آجکل
بوستے تھے جو فاد کا دادا نے حجاز میں
کسی مقام کے درست کوئی مناظرہ یا جاہل میرے شورہ اور اجازت کے بغیر مقر کریں
تو میں اس کا ذمہ دار نہ ہوں گا۔

۳) سنجید گی اور تائیں سے پادیل لکھا ہو۔ درست میں اسکے درج اخراج کرنے میں معذدہ ہوں گا۔ (۴) مقامی جلسوں کی کیفیت مختصر <http://www.asiasociety.org>

